20785 ـ دنیا میں بچوں کو مصائب کا شکار ہونے میں حکمت

سوال

میں نے اپنے دوست کو اسلام پر عمل کرنے اور اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کی کوشش کی تو اس نے جواب دیا کہ اللہ پر ایمان لانے میں رکاوٹ یہ ہے کہ بچے بری ہیں اور دنیا میں انہیں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اورمصائب کا شکار ہوتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے.
اس اشکال کا جواب دینے کے لیے سب سے بہتر طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب لوگوں کو جاننا اور معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی حکمت والا ہے، اور اس کے احکام اور تقدیر میں بلیغ حکمت پائی جاتی ہے، اور یہ حکمت بعض اوقات اللہ کے کچھ بندوں کو معلوم ہو جاتی ہے، اور بطور امتحان اور آزمائش کچھ سے مخفی رہتی ہے.

اللہ تعالی جو عام امور سرانجام دیتا ہے وہ عمومی حکمت کی بنا پر ہوتے ہیں، مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنا، اللہ تعالی نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ انہیں رحمت عالمین بنا کر بھیجا گیا ہے، اور اسی طرح اللہ تعالی نے انسانوں اور جنوں کو اپنی توحید یعنی خالص اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا.

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس بنا پر اللہ تعالی نے جو بھی کیا ہے اس کے متعلق ہمیں بتایا ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضروری ہے، اور اجمالی طور پر ہمیں یہی کافی ہے، اگرچہ اس کی تفصیل ہمیں نہ بھی معلوم ہو، اس کی حکمت کی تفصیل کا ہمیں علم نہ ہونا بالکل اسی طرح ہے جس طرح ہمیں اللہ تعالی کی ذات کی کیفیت کا علم نہیں، اور جس طرح ہمیں اللہ تعالی کی ثابت شدہ صفات کمال ہمیں معلوم ہیں، اور اس کی ذات کے اماکن ۔ یعنی حقیقت ۔ ہمیں معلوم نہیں: تو ہمیں جو معلوم ہے ۔ یعنی اس کے کمال کا ہمیں علم ہے ۔ اس کی وجہ سے ہمیں جو علم نہیں اس کو جھٹلا نہیں سکتے ۔ یعنی اس کمال کی تفصیل کو جھٹلا نہیں سکتے ۔ اور اسی طرح ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالی جو حکم کرتا اور اس میں وہ حکیم ہے کوئی نہ کوئی حکمت پائی جاتی ہے، اور بعض جزئیات میں ہمیں حکمت معلوم نہ ہونا اس کی اصل حکمت کے علم میں کوئی جرح اور قدح نہیں کرتا، اس لیے ہمیں اس کی حکمت میں سے جو علم ہے اس

سے ہم اس تفصیل کو جھٹلا نہیں سکتے جس کا ہمیں علم نہیں.

اور ہمیں یہ علم ہے کہ جو شخص اہل حساب اور طب اور نحو کی مہارت جان لے اور وہ ان کی ان صفات سے متصف نہ ہو جن صفات کی بنا پر وہ اہل حساب اور طب اور نحو میں شامل ہونے کے مستحق ہوں تو اس کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اس کی توجیہ کے عدم علم کی بنا پر اس میں جرح قدح کرسکے، اور عبادت گزار اللہ کی

تو ان کا اللہ کی حکمت پر اعتراض سب سے زیادہ اور عظیم جہالت اور بغیر علم کے تکلفا قول ہے، اس عامی اور ان پڑھ کی بنسبت جب وہ حساب اور طب اور نحو میں بغیر کسی علم کے قدح اور جرح کرے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (6 / 128).

اللہ سبحانہ و تعالی کا بچوں کو تکلیف اور مصائب میں ڈالنا بلاشك و شبہ کسی عظیم حکمتوں کی بنا پر ہے، لیکن یہ حکمت بعض لوگوں پر مخفی رہتی ہے، تو وہ اس معاملہ کی بنا پر اللہ تعالی کی تقدیر کا انکار کر دیتا ہے، اور اس راستے سے شیطان داخل ہو کر اسے حق اور ہدایت سے روك دیتا ہے.

بچوں کو تکلیف اور مصیبت آنے میں درج ذیل حکمتیں ہیں:

1 ـ اس سے اس کی بیماری یا درد پر استدلال کیا جا سکتا ہے، اور اگر اسے تکلیف اور درد نہ ہوتی تو اس کی بیماری کا علم ہی نہیں ہو سکتا تھا.

2 ـ درد اور تکلیف کی بنا پر پیدا ہونے والا آہ و بکا اور رونا اس میں بچے کے جسم کے لیے عظیم فوائد پائے جاتے ہیں.

3 ـ عبرت و نصیحت پکڑنا، بعض اوقات بچے کے گھر والے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں، یا پھر واجبات کی ادائیگی نہیں کرتے، اس لیے جب وہ اپنے بچے کو تکلیف اور درد میں مبتلا دیکھیں تو ہو سکتا ہے وہ ان حرام مثلا سود خوری، یا زنا کاری، یا نماز کی عدم ادائیگی، یا سگرٹ اور تمباکو نوشی وغیرہ کے ارتکاب سے باز آ جائیں، اور خاص کر جب یہ تکلیف ان کے سبب سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ اوپر بعض حرام کاموں کا بیان ہوا ہے.

4 ـ دار آخرت کی سوچ و بچار اور فکر پیدا ہونا، کہ سعادت و خوشبختی اور آسانی جنت کے علاوہ کہیں نہیں، نہ تو جنت میں کوئی تکلیف اور مصیبت ہو گی اور نہ ہی عذاب، بلکہ ہمیشگی کے لیے صحت و تندرستی اور سعادت و عافیت ہوگی.

اور آگ کے متعلق سوچ پیدا ہونی اور فکر کرنی کہ وہ تکلیف و آزمائش اور المناکی کا دور اور جگہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی، اس طرح وہ جنت میں جانے اور جنت کے قریب کرنے والے اعمال کریگا، جو اسے آگ سے دور کر

دیں.

ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پھر آپ بچے کے بکثرت رونے کی حکمت پر غور کریں اور اس میں جو فائدہ اور منفعت پائی جاتی ہے اس کو دیکھیں؛ کیونکہ طبیب اور علم طبیعت کے ماہرین نے اس فائدہ اور مفعت اور حکمت کی گواہی دی ہے ان کا کہنا ہے:

بچے کے دماغ کی نالیوں میں ایسی رطوبت ہوتی ہے اگر وہ اس کی نالیوں میں باقی رہے تو بہت عظیم قسم کا حادثہ اور نقصان ہو، بچے کا رونا اسے ختم کرتا اور دماغ کی نالیوں سے اسے باہر نکال دیتا ہے، اس طرح اس کی نالیاں صحیح اور قوی ہو جاتی ہیں "

اور بچے کی چیخ و پکار اور رونا سانس کی نالیوں کو کھولتا ہے، اور رگیں کھلی اور سخت ہو جاتی ہیں، اور اس سے اعصاب قوی ہوتے ہیں.

آپ بچے کا جو رونا سنتے ہیں اس میں کتنی ہی عظیم منفعت اور مصلحت پائی جاتی ہے، جب اس کے رونے میں یہ حکمت پائی جاتی ہے جو اس تکلیف اور اذیت کے باعث پیدا ہوتا ہے جس کا آپ کو علم بھی نہیں اور نہ ہی آپ کے خیال میں یہ سوچ تك آتی ہے تو پھر اس تکلیف میں کتنی حکمت پائی جاتی ہو گی.

اسی طرح بچے کا تکلیف میں پڑنا اور اس کے اسباب و انجام میں بہت ساری حکمتیں پائی جاتی ہیں جو اکثر لوگوں پر مخفی رہتی ہیں، اور ان پر اس کی حکمت کے متعلق کلام میں مد مقابل جیسا اضطراب پیدا ہو جاتا ہے "

دیکھیں: مفتاح دار السعادۃ (2 / 228).

اور ایك مقام پر یہ کہتے ہیں:

" یہ تکلیفیں اور مصائب انسانی پرورش کی لوازم ہیں جس کے بغیر نہ تو کوئی انسان رہ سکتا ہے بلکہ کوئیحیوان بھی نہیں بچ سکتا، اور اگر وہ اس سے خالی ہو جائے تو وہ انسان نہیں بلکہ فرشتہ یا پھر کوئی اور مخلوق ہوگی.

اور پھر بچوں کی تکلیفیں بالغوں سے زیادہ سخت اور شدید نہیں ہوتیں، لیکن بالغوں کی جب عادت بن جاتی ہے تو ان پر ان تکلیفوں کا آنا آسان ہو جاتا ہے، اور کتنی ہی ایسی شدید تکلیف ہیں جو بچوں کو شدید اور بالغ و عاقل بھی اس سے دوچار ہوتے ہیں.

یہ سب کچھ انسانیت کا تقاضا اور موجب خلقت ہے، اگر وہ اس طرح پیدا کیا جاتا تو وہ کوئی اور مخلوق ہوتا، کیا آپ

دیکھتے نہیں کہ جب بچہ بھوکا یا پیاسا ہوتا ہے، یا اسے ٹھنڈ لگے یا تھکاوٹ محسوس کرے تو وہ کیا کریگا، وہ ان اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا ہے جس کی آزمائش میں بڑا نہیں پڑتا؟

اس کے علاوہ اس کا دوسری اور تکلیف میں پڑنا تو وہ بالکل بھوك اور پیاس اور ٹھنڈ اور گرمی سے کم یا اس سے اوپر ہے، اور انسان بلکہ حیوان بھی اسی خلقت پر پیدا کیا گیا ہے.

ان کا کہنا ہے: اگر کوئی سوال کرنے والا سوال کرے: یہ اس طرح کیوں پیدا کیا گیا، اور اسے تکلیف قبول نہ کرنے والی مخلوق کیوں نہ بنایا گیا ؟

تو یہ سوال ہی فاسد ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے عالم ابتلاء اور آزمائش میں ایك کمزور سے مادہ سے پیدا کیا ہے، اور یہ آفات و تکالیف اور مصائب کا سامنا کریگا، اور اس کی ترکیب ہی ایسی بنائی ہے جو مختلف قسم کی تکلیفیں برداشت کرے...

لہذا ان مختلف تکلیفوں اور لذات کا پایا جانا یہ روز قیامت دوبارہ اٹھنے کی دلیل ہے، اور جس حکمت کا یہ تقاضا تھا وہ دارین کے زیادہ اقتضاء رکھتی ہے: ایسا دار جو خالصتا لذتوں والا ہے جس میں کوئی کسی بھی قسم کی تکلیف اور مصیبت نہیں، اور ایك ایسا دار جو خالصتا تکلیفوں اور مصیبتوں کا ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی لذت نہیں ہو گی، پہلا دار جنت ہے اور دوسرا دار آگ ہے .... "

دیکھیں: مفتاح دار السعادۃ (2 / 231).

واللہ اعلم .